Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۳ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۳ فروری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مبلغ اسپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ تاحال بیمار ہیں۔ ڈاکٹر نے اپریشن فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

میجر جنرل رحیم واپڈا کے چیئرمین ہو گئے

لاہور ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مشرقی پاکستان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ اور مارشل لا ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل کے۔ اے رحیم کو مغربی پاکستان کی واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (واپڈا) کا سینئر رکن مقرر کیا ہے۔ خیال ہے کہ آپ چند دن میں لاہور پہنچ کر اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ میجر جنرل کے۔ اے رحیم کا تقرر مسٹر غلام اسحاق خاں کی جگہ ہوا ہے۔ جنہیں گذشتہ دنوں ترقی دے کر مسٹر غلام فاروق کی جگہ واپڈا کا چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔

ضروری اعلان برائے انصار اللہ ربوہ

محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۱ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ کا انتخاب ہوگا۔ تمام انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ جمعہ کے روز نماز کے لئے اول وقت مسجد میں پہنچ جائیں۔ اور پہلی صفوں میں بیٹھیں تا رائے لینے میں آسانی رہے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس قائد تربیت

مسئلہ کشمیر کو معرض التواء میں ڈالنے سے چھوٹے ملکوں میں مایوسی پیدا ہو گئی ہے

چھوٹی قوموں کی یہ مایوسی اقوام متحدہ کیلئے سب سے زیادہ سنگین خطرہ ہے۔ (سعید حسن)

نیویارک ۲۲ فروری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر سعید حسن نے کل حفاظتی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کشمیر کے مسئلہ میں اقوام متحدہ کی بے عملی اور اس طرح اقوام متحدہ کے مقاصد کے حصول میں ناکامی سے چھوٹے ملکوں میں مایوسی اور ناکامی کا احساس پیدا ہو گیا ہے پاکستانی مندوب نے کہا برسوں سے کشمیر ایسے مسئلہ کو کھٹائی میں ڈال دیا گیا ہے اور اب کانگو میں بھی اقوام متحدہ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہی ہے۔ اس طرح دوسرے ملکوں کے بڑے عالمی ادارے کو نظر انداز کرنے کی مثال پیدا ہو گئی ہے۔

مسٹر سعید حسن نے کہا "پاکستان نے کانگو کے معاملات میں اس لئے مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ وہ کانگو کے عوام کی خواہشات کے مطابق یہ یقین رکھتا ہے کہ کانگو کے عوام کو اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں۔ لیکن اب ایک ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے خود اقوام متحدہ کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور ہم زیادہ عرصے تک خاموش نہیں رہ سکتے

پاکستانی مندوب نے بتایا کہ کس طرح کشمیر کا مسئلہ کئی سال سے حفاظتی کونسل کے ایجنڈے میں ابھی تک التواء میں ہے۔ اس مسئلے کو معرض تعویق میں ڈالنے اور دوسرے ملکوں کو نظر انداز کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ نے ایک مثال قائم کر دی ہے۔ آپ نے مزید کہا میری حکومت کی رائے یہ ہے کہ ایسے اہم موقعہ پر چھوٹی قوموں کی یہی مایوسی اقوام متحدہ کے لئے سب سے سنگین خطرہ ہے۔

انقرہ اور استنبول کے مارشل لاء میں توسیع

انقرہ ۲۲ فروری۔ ترکیہ کی آئین ساز اسمبلی نے انقرہ اور استنبول میں مارشل لا کی میعاد میں مزید تین ماہ کی توسیع کے لئے ایک سرکاری تحریک کی منظوری دے دی ہے۔ ان شہروں میں مارشل لاء گذشتہ اپریل میں مسٹر عدنان مندریز کی حکومت کے دوران طلباء کے مظاہروں کے بعد نافذ کیا گیا تھا۔

فرقہ وارانہ فسادات سے جبل پور اور ساگر کے چار سو سے زیادہ گاؤں تباہ ہوئے

ہولی کے موقعہ پر بھی فسادات کا اندیشہ ہے

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ جبل پور کے کمشنر مسٹر سی ایل گپتا نے کل جبل پور میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ جبل پور اور ساگر میں فرقہ وارانہ فسادات کے دوران چار سو سے زائد دیہات تباہ ہوئے۔ ان میں سے جبل پور میں ۲۹۲ دیہات اور ساگر میں ۱۱۳ دیہات کو نقصان پہنچا۔ تاہم مالیت کے لحاظ سے جبل پور کے مقابلے میں ساگر میں زیادہ نقصان ہوا۔

کل مدھیا پردیش کے گورنر مسٹر ایچ۔ وی پٹاسکو نے جبل پور کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور لوگوں کو پر امن رہنے کا مشورہ دیا۔ بھوپال روانہ ہونے سے پہلے گورنر نے آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے ایک وفد سے ملاقات کی۔ جو تین افراد پر مشتمل تھا وفد کے لیڈر مسٹر ایس اے حق نے گورنر سے ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ جبل پور میں ۵ لاکھ روپے سے زائد کا نقصان ہوا ہے آپ نے کہا یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۱ء میں دونوں مرتبہ فسادات عام انتخابات سے قبل ہوئے انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ کوئی خفیہ پارٹی فرقہ وارانہ فسادات کو ایک انتخابی مسئلہ بنانا چاہتی ہے۔ حکومت کو آئندہ ہولی کے موقعہ پر فسادات کی روک تھام کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

— نئی دہلی ۲۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت میں امریکی سفیر مسٹر ایلس ورتھ بنکر آئندہ ماہ ریٹائر ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ابھی تک ان کے جانشین کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔

امتحانات کی تاریخوں میں تبدیلی

لاہور ۲۲ فروری۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ صوبائی محکمہ تعلیم کے فیصلہ کے مطابق پرائمری مڈل اور نویں درجہ کے سالانہ امتحانات کوئٹہ کے سوا مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں اپریل میں متعلقہ سکولوں کے زیر اہتمام منعقد ہونگے کوئٹہ میں یہ امتحانات دسمبر میں ہو چکے ہیں وہاں تعلیمی سال جنوری ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا تھا۔ اس فیصلہ کے مطابق اپریل کے آخر تک امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لوہے اور فولاد کی مصنوعات پر پابندیاں ختم

لاہور ۲۲ فروری۔ صوبائی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے مغربی پاکستان میں لوہے اور فولاد کی خرید و فروخت اور نقل و حمل سے متعلق کنٹرول کے حکم مجریہ ۱۹۵۸ء کے تحت لوہے اور فولاد کی مصنوعات پر جو پابندیاں عائد کی تھیں وہ ہٹالی گئی ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۶۱ء

تبلیغِ اسلام کی غرض

معزز معاصر نوائے وقت میں مکتوب لندن شائع ہوا ہے۔ جس کا آغاز جناب مجید نظامی صاحب نے اس طرح کیا ہے :-

"برطانوی اخبارات راوی ہیں کہ صدر ناصر افریقہ کے نو آزاد ممالک میں دوست پیدا کرنے کے لئے مذہب یعنی اسلام کو "استعمال کرنے کا وسیع پروگرام بنا رہے ہیں۔ اسرائیل جس سرعت کے ساتھ اپنا اثر و رسوخ "کالے افریقہ" میں پھیلا رہا ہے۔ صدر ناصر اس سے پریشان ہیں۔ اور اب انہوں نے "کالے افریقہ" میں مذہب کے نام پر اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ افریقہ میں ہر متحدہ عرب جمہوریہ سفارت خانہ میں ایک "مذہبی اتاشی" مقرر کیا جا رہا ہے اور اس کا کام تبلیغ اسلام ہوگا۔ "مذہبی اتاشیوں" کا کام آسان بنانے کے لئے قاہرہ سے ریڈیو "صوت الاسلام" مذہبی پراپیگنڈا نشر کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج کل ریڈیو "صوت العرب" عربی پراپیگنڈا نشر کرتا ہے۔ اور قبائلی سرداروں میں مفت ریڈیو سیٹ بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

برطانوی اخبار لکھتے ہیں کہ افریقہ کے نو کروڑ مسلمان صدر ناصر کی آواز سننے کے لئے آمادہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ صدر ناصر نے قاہرہ یونیورسٹی اور مصر کی قدیم اسلامی یونیورسٹی الازہر میں بھی افریقی طلباء کو فراخدلی کے ساتھ وظائف دے رکھے ہیں۔ یہ طالب علم واپس جا کر کرنل ناصر کے گن گائیں گے۔

"سنڈے ٹیلیگراف" کے عیسائی عرب نامہ نگار نے قاہرہ سے لکھا ہے کہ شاہ سعود بھی اسلامی ممالک کی لیگ کی تشکیل کے خواہشمند ہیں اور وہ اس لیگ میں ایران۔ پاکستان۔ ملایا اور انڈونیشیا ایسے "غیر عرب" مسلم ممالک کو بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔

انگریز کی اسلام اور مسلم دشمنی کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ اسے صلیبی جنگوں کے زمانہ سے وراثت میں مل رہی ہے۔ آج دنیائے اسلام کے دو بڑے ناسور فلسطین اور کشمیر انگریز کے پیدا کردہ ہیں۔ انگریز سیاست دان، مفکر اور ماہر قانون اپنی "لبرل اقدار" پر فخر کرتا ہے۔ لیکن ترکی، مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں کوئی "اسلام کا نام لیتا ہے تو ان کی سرکار سے "رجعت پسند" کا خطاب پاتا ہے۔"

صدر ناصر کا افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے پروگرام کے متعلق ہم بھی صاحب مکتوب کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ

"خدا کرے یہ خبریں سچی ہوں"

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسلام کے لئے افریقہ میں عظیم میدان موجود ہے اور اگر یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو جائے اور وہ قومیں جو ابھی عیسائیت کے چنگل میں نہیں آئیں اسلام قبول کر لیں تو سیاسی لحاظ سے بھی دنیا کے مسلمانوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

اس وقت مادی طاقت عیسائیوں کے ہاتھ میں ہے اگرچہ روس ایک دہریہ قسم کا نظریہ لیکر مغربی جمہوریتوں کے مقابل کھڑا ہے پھر بھی اس میں شک نہیں ہے کہ طاقت کا پلڑا عیسائیت کے ہاتھ میں ہی ہے خاص کر افریقہ میں ابھی روس کا بہت کم اثر پہنچا ہے یا پہنچ سکتا ہے۔ لومبا کا قتل اس بات پر شاہد ہے کہ ابھی روس کو نہ صرف افریقہ میں بلکہ ایشیا اور یورپ میں بھی برطانیہ امریکہ اور فرانس وغیرہ ممالک کے بلاک کے مقابلہ میں کوئی خاص موثر حیثیت حاصل نہیں ہوئی۔ گو وہ دخل دینے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔

صدر ناصر کے متعلق افریقہ میں اشاعت اسلام کے پروگرام کو برطانوی اخبارات کا اچھالنا سرد جنگ کی بھی ایک چال ہے۔ جس کا ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روس اور صدر ناصر کے درمیان تفرقہ ڈالا جائے۔ روس مذہب کے خلاف ہے۔ اور صرف مادہ پرستی پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اس لئے برطانوی اخبارات صدر ناصر کے مذہبی پروگرام کو درمیان میں لا کر بین الاقوامی سیاست کو اپنے حق میں کرنا چاہتے ہیں۔

صاحب مکتوب نے برطانیہ کی اسلام دشمنی کے متعلق بھی جو فرمایا ہے بالکل صحیح ہے صلیبی جنگوں میں اگرچہ مسلمانوں کے مقابلہ میں گرم جنگ میں تمام عیسائی یورپ کو سخت شکست اٹھانی پڑی تھی۔ لیکن اس زمانہ سے دنیا میں یورپی اقوام کا خروج بھی ہوا ہے۔ اور آج تک بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

جہاں تک اسلامی ممالک کے سیاسی اتحاد کا تعلق ہے۔ مصر یا دیگر اسلامی ممالک اس بارے میں جو کر رہے ہیں اپنے اپنے نقطۂ نظر سے ٹھیک کر رہے ہیں۔ اور اگر صدر ناصر نے افریقہ میں اشاعت اسلام کا پروگرام اس نقطۂ نظر سے اختیار کیا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ تاہم جہاں تک اشاعت اسلام کا تعلق ہے ہم چند باتیں یہاں عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اسلام واحد دین ہے جو اس وقت دنیا میں کامیاب ہو سکتا ہے اس کے مقابلہ میں تمام ادیان بلکہ حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے تمام فلسفے اور سائنس ہیچ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ امانت جن لوگوں کو سونپی ہے ان کا فرض ہے کہ محض وقتی مفادات کے لئے نہیں بلکہ اسلام کو ایک جاودانی سچائی کے طور پر نہ صرف افریقہ میں بلکہ تمام دنیا میں پیش کریں۔

صدر ناصر یا دیگر اسلامی حکومتیں افریقہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے جو پروگرام بناتی ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں ان کو کامیابی عطا کرے اور افریقہ کے تمام باشندے اس کی سعی سے اسلام کی آغوش میں آ جائیں۔ تاہم اسلام ایک دین ہے زندگی کا ایک الٰہی لائحہ عمل ہے۔ جس کا مقصد انسان کی مکمل فلاح ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت کے لئے وہی طریق کار بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے۔ اور اس کی سب سے پہلی شرط ایمان ہے اس لئے جو لوگ اسلام کی اشاعت کے لئے نکلیں وہ ایسے ہونے چاہئیں کہ ان کے سامنے انسانوں کی فلاح ہو اور جو اسلام پر خود بھی کامل ایمان رکھتے ہیں اور اسلام کا نمونہ ہوں۔

دوسری بات جس کی طرف ہم نے اوپر توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ نہ صرف افریقہ میں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی ہمیں اشاعت اسلام کی جد و جہد کرنی چاہئے۔ اور اس طرح نہ صرف ہم ایک اسلامی فریضہ کو ادا کریں گے بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی اسلامی دنیا کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر ہم برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ میں مسلمانوں کی ایک تعداد پیدا کر لیں تو یقیناً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ ممالک اسلامی ممالک کی مخالفت میں اتنا جوش نہیں دکھائیں گے۔ آج امریکہ میں یہودی اثر سب کو محسوس ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہودیوں نے امریکہ اور یورپ میں اپنی طاقت پیدا کر رکھی ہے۔ جو ان ممالک کی سیاست پر اثر انداز ہوتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو عین عرب علاقہ کے دل میں اسرائیل کا قیام نہ ہو سکتا۔ اسرائیل کا قیام خود اس بات کا شاہد ہے کہ یورپ اور امریکہ پر یہودیوں کا اثر مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے صرف افریقہ ہی میں فتح حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی انہیں اپنی آواز کو موثر بنانا ضروری ہے جس کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کی جائے۔

تیسری بات اس ضمن میں جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ عیسائی اور دہریہ یورپ کا طریق کار یہ ہے کہ وہ اگر مسلمانوں کو عیسائی نہیں بنا سکتا تو ان میں ایسی تعلیم پھیلا دیتا ہے جو انہیں اسلام سے دور کر دیتی ہے اور وہ اس کو اپنی فتح سمجھتا ہے۔ مگر مسلمان اپنے عقائد کو دوسروں پر ٹھونسنے کے لئے اتنا مصر ہے کہ وہ غیر مسلموں میں اشاعتِ اسلام کی بجائے ایک دوسرے کو مٹانے کی کوشش میں ہی اپنا وقت صرف کر دیتا ہے اور عقائدی اختلافات کی بناء پر ایک دوسرے سے دست و گریبان رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی دوسرا فرقہ جس کے وہ خلاف ہے اگر مثلاً اشاعتِ اسلام کا کام بھی کرتا ہے تو اس کی مساعی کو دوسروں کی نظروں میں بے اثر بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر فرقہ کو اپنے عقائد کی اشاعت نہیں کرنی چاہئے، ضرور کرنی چاہیئے اور جو اسکے نزدیک سچائی ہے اسکو ضرور دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض اہل علم حضرات اپنے خیالات دوسروں پر جبراً ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو جبراً اپنے خیالات کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔ اور اسلام فتنۂ عظیم کا نام دے کر عوام میں بدنام کرنے اور ان کے خلاف منافرت پھیلانے میں لگے رہتے ہیں تاہم ہمیں یقین ہے کہ جوں جوں تعلیم زیادہ ہوگی اور دنیا کی واقفیت بڑھے گی توں توں یہ تنگ نظری بھی کم ہوتی جائے گی۔ اور اہل علم حضرات بجائے باہم دست و گریباں ہونے کے یورپ اور دیگر غیر اسلامی ممالک میں اسلام پھیلانے کے لئے نکلیں گے۔

درخواستِ دعا :- کافی عرصہ ہوا میرے چھوٹے بھائی شاہ میر احمد اشرف کے کان خراب ہو گئے تھے لیکن باوجود کافی علاج معالجہ کے ابھی تک کان ٹھیک نہیں ہوئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد ابن مولوی علی احمد صاحب انبالوی مرحوم ربوہ)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴، ۲۵، ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ، ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

جب تک ہم مغربیت کی روح کو نہ کچلیں گے اسلام دنیا پر غالب نہیں آسکتا

یورپ میں جاکر اسلامی تعلیم پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہو اور اشاعت اسلام کے سلسلے میں کبھی مداہنت سے کام نہ لو

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

قسط نمبر ۳

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ بات ہمارے لئے موجود ہے اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

تمہارے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں نمونہ پایا جاتا ہے۔ آپ نے تبلیغ شروع کی۔ چند لوگوں نے آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر آپ کو قبول کر لیا۔ مگر باقیوں نے انکار کر دیا۔ نہ مانا نہ مانا نہ مانا یہاں تک کہ سال گذر گیا۔ دوسرا سال گذر گیا۔ تیسرا سال گذر گیا۔ چوتھا سال گذر گیا۔ حتیٰ کہ دس سال گذر گئے۔ گیارہ سال گذر گئے۔ اور لوگ انکار کرتے چلے گئے۔ ایک

ظاہر بین شخص کی نگاہ میں

اس کا مایوسی کے سوا اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مایوس نہ ہوئے۔ تب اسی حالت میں مکہ کے لوگوں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بعض باتوں میں نرمی کر دیں۔ تو ہم ان کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) شرک کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنا مذہب چھوڑ دیں۔ ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بتوں کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال نہ کریں اور ان کی تحقیر اور تذلیل نہ کریں۔ کیا یہی وہ چیز نہیں جو مغرب میں ہمارے مبلغین کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا جواب دیا یہی کہ باوجود اس کے کہ گیارہ سال کی لمبی مایوسی کے بعد

امید کی جھلک

دکھائی دی تھی۔ گیارہ سال کی لمبی تاریکی کے بعد روشنی کی ایک شعاع نکلی تھی اور لوگ صرف

اتنی سی بات پر آپ سے ملنے کیلئے تیار تھے کہ بتوں کے متعلق سخت الفاظ کہنا اور انہیں برا بھلا کہنا چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ان کی ہتک ہوتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اس تجویز کو پیش کرنے کے لئے انہوں نے ذریعہ بھی وہ اختیار کیا جو ہمارے مبلغوں کے سامنے پیش نہیں ہوتا۔ وہ ایک ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں۔ جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا سب سے زیادہ محسن ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بچپن کی زندگی کے لمحات اس کے ممنونِ احسان ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم کا ایک معتدبہ حصہ اس کے گھر سے کھائی ہوئی روٹیوں سے غذا حاصل کرتا رہا ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم سالہا سال تک اس کے دیئے ہوئے کپڑوں سے اپنے آپکو ڈھانکتا رہا ہے۔ پھر

نبوت کے زمانہ میں

باوجود اس کے کہ مذہبی طور پر وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے متفق نہ ہوا۔ ہر تکلیف میں وہ آپکا ساتھ دیتا اور ہر مشکل میں وہ آپ کا ہاتھ بٹاتا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے محسن کے پاس وہ لوگ جاتے اور اسے کہتے ہیں کہ اب تک تو تم نے یہ خطرناک غلطی کی کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیتے رہے اور اپنی قوم کی جڑیں کٹوانے میں تم اس کی مدد کرتے رہے۔ مگر اب ہم اس کی باتوں کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم اس بات کے لئے بالکل تیار ہیں کہ اس کے ساتھ مل جائیں۔ مگر یہ ہم سے نہیں دیکھا جاتا کہ وہ ہمارے بتوں کو گالیاں دے۔ پس اگر وہ اس بات کو منظور کرے۔ کہ ہمارے بتوں کو گالیاں نہ دے تو ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن اگر وہ نہ مانے اور آپ بھی اس سے اپنا تعلق منقطع نہ کریں۔ تو پھر آپ سے بھی ہمارے تعلقات جاتے رہیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا

جن کا اس واقعہ میں میں ذکر کر رہا ہوں ان کا نام ابو طالب تھا۔ انہوں نے آپ کو بلایا اور کہا اے میرے بھتیجے تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیری خاطر اپنی قوم سے لڑائی کی۔ پھر تجھ کو معلوم ہے کہ تیری تعلیم سے تیری قوم کتنی متنفر اور کس قدر بیزار ہے۔ آج اس قوم کے بہت سے معزز افراد ملکر میرے پاس آئے تھے اور وہ کہتے تھے کہ تو صرف اتنی سی نرمی کر دے کہ بتوں کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال چھوڑ دے اگر تو اس بات کے لئے تیار نہ ہو۔ تو پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم ابو طالب سے بھی اپنے تعلقات منقطع کر لیں گے۔ تجھ کو معلوم ہے کہ میں اپنی قوم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اور نہ اپنے تعلقات اس سے منقطع کر سکتا ہوں۔ پس کیا تو میری خاطر اپنی تعلیم میں اتنی معمولی سی کمی نہیں کرے گا۔ یہ مطالبہ ایسے منہ سے نکلا تھا کہ یقیناً دنیوی لحاظ سے اس کا رد کرنا نہایت مشکل تھا۔ ہمارے مبلغ جو

مغرب میں تبلیغ اسلام

کے لئے جاتے ہیں ان کے سامنے اس قسم کی جذباتی تقریر کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ پس سمجھ سکتے ہیں کہ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا جذبات تھے۔ ایک طرف آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر میں وہ تعلیم نہیں چھوڑ سکتا۔ جس کی اشاعت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے میں مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور دوسری طرف ابو طالب جو

آپ کا نہایت محسن

اور آپ کا چچا تھا۔ اس کے جذبات آپ کے سامنے تھے اور آپ چاہتے تھے کہ اسکے ان احسانوں کا جو اس نے آپ پر کئے اور ان قربانیوں کا جو اس نے آپ کی خاطر کیں کسی نہ کسی صورت میں بدلہ دیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی تعلیم کے مقابلہ میں

بندوں کا احسان

کیا حقیقت رکھتا ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ ان جذبات کے تلاطم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہا دیئے۔ اور آپ نے اپنے چچا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ میرے چچا میں آپ کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی تعلیم کی اشاعت میں میں کسی فرق اور امتیاز کو روا نہیں رکھ سکتا۔ اے چچا آپ کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اور آپ کا دکھ مجھے دکھ دیتا ہے۔ لیکن اس معاملہ میں اگر آپ کی قوم آپ کی مخالفت کرتی ہے اور آپ میرا ساتھ نہیں دے سکتے تو مجھے چھوڑ دیجئے۔ باقی رہی نرمی کرنی۔ سو خدا کی قسم اگر میری قوم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر رکھ دے۔ تو میں اس تعلیم کے پھیلانے میں کسی قسم کی کمی نہیں کرونگا جو خدا نے میرے سپرد کی ہے۔ کتنی مایوسی کی گھڑیوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بات پیش کی گئی۔ اور کس رنگ میں آپ سے ایک مطالبہ کیا گیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنا شاندار جواب دیا۔ کہ معمولی حالات نہیں اگر کفار

زمین و آسمان میں بھی تغیر

پیدا کر دیں اور حالات انکے ایسے موافق ہو جائیں کہ سورج پر بھی ان کا قبضہ ہو جائے اور نہ صرف یہ کہ میں یہ مجھے پناہ نہ لینے دیں۔ بلکہ آسمان کے ستارے بھی انکے ساتھ مل جائیں اور یہ سب ملکر مجھے کچلنے اور مجھے تباہ و برباد کرنے کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔

تب بھی میں خدا تعالیٰ کے حکم کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ وہ ایمان تھا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خدا تعالیٰ نے اظہار کرایا تو اس کے بعد آپ کو حکم دیا کہ جاؤ ایک نئی زمین ہم نے تمہارے لئے تیار کر دی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاؤ۔ وہ زمین مدینہ تھی جہاں خدا تعالیٰ نے ایک ایسی جماعت کھڑی کر دی جس نے اسلام کے لئے اپنے آپ کو قربانیوں کے لئے پیش کیا اور اپنے دعویٰ کو نباہا یہ چیز ہے جس کی اس وقت بھی ضرورت ہے۔ میں نے مدتوں دیکھا مگر خاموش رہا۔ میرے کانوں نے سنا مگر میری زبان نہیں ہلی۔ مگر ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اسلام کی اشاعت کے لئے کسی مداہنت اور کسی کمزوری کی قطعاً ضرورت نہیں۔ آج تم کو مغربیت کو کچلنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے نہ کہ مغربیت کی تقلید کرنے کے لئے اگر تم مغربیت کو کچل نہیں سکتے تو بہتر ہے کہ تم اپنی شکست تسلیم کرو۔ تم سے ایک بالا ہستی موجود ہے اس کی طرف اپنی نگاہیں اٹھاؤ اور اس سے کہو کہ ہم ہار رہے ہیں۔ تمام فتح اور کامیابی تیرے ہاتھ میں ہے تو اپنے فضل سے ہمیں کامیابی عطا فرما۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تمہارے سامنے ہے۔ آپ اپنی قوم کو منوانے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوئے بلکہ آپ نے کہا تو یہ کہ بے شک زمین آسمان میرے مٹانے کے لئے تل جائیں میں مداہنت نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دنیا میں قائم رہی اور باوجود اس کے کہ مسلمان بگڑ گئے آپ کی تعلیم بے شک محفوظ ہے لیکن دور کسی قوم کی تعلیم مکمل طور پر محفوظ نہیں

کتنی چھوٹی سی بات ہے

جس میں عیسائیوں نے تبدیلی کی کہ ہفتہ کی بجائے انہوں نے اتوار کو اپنا مقدس دن بنا لیا۔ لیکن چونکہ ان کا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم سے منحرف ہو گیا اس لئے پاؤں پھسلنے کی دیر تھی کہ پھر ان کا کہیں ٹھکانا نہ رہا۔ آج ایک تعلیم کو انہوں نے چھوڑا تھا تو کل دوسری کو چھوڑ دیا اور پرسوں تیسری کو بالکل اسی طرح جس طرح رسہ کشی کا جب مقابلہ ہوتا ہے تو ایک فریق میں سے کسی کا پہلے چھوٹا سا انگوٹھا ہلتا ہے۔ اس انگوٹھے کے ہلنے کی دیر ہوتی ہے کہ یکے بعد دیگرے ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کے تمام قدم اکھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک بھی ان میں سے رسہ کو تھام نہیں رکھ سکتا۔ پس جس طرح ایک انگوٹھے کی جنبش کی وجہ سے ساری ٹیم کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح دینی امور میں بعض دفعہ ایک چھوٹی سی جنبش

نہایت خطرناک نتائج

پیدا کر دیا کرتی ہے اور درحقیقت یہی جنبش اصل چیز ہوتی ہے۔ بظاہر وہ ایک چھوٹی سی جنبش ہوتی ہے اور جسم کے قلیل حصہ کی جنبش ہوتی ہے مگر ساری دنیا کا نقشہ بدل دیتی ہے۔ یہی حال ہماری کوششوں کا ہے ہم میں سے کسی ایک شخص کی معمولی سی لغزش بسا اوقات اسلام کی فتح کو بہت پیچھے ڈال سکتی ہے اور اس کی جنبش صرف اس کی ذات کے لئے ہی نقصان دہ نہیں بلکہ دین کے لئے بھی نقصان رساں ہو سکتی ہے کیونکہ ساری ٹیم اس کے پیچھے بھاگتی چلی جائے گی۔ پس وہ شکست اس کی نہیں، ساری قوم کی شکست ہو گی اور اس کا پھسلنا صرف اس کا پھسلنا نہیں ہو گا بلکہ

ساری قوم کا پھسلنا ہو گا

پس میں اس وقت ان مبلغوں کو بھی جو اب جا رہے ہیں اور ان مبلغین کو بھی جو مغرب میں موجود ہیں۔ بغیر کسی خاص مبلغ کی طرف اشارہ کرنے ہوئے کہتا ہوں کہ مغرب میں تبلیغ اسلام کے لئے جانے والا اگر اپنے فرائض میں کوتاہی کرتا ہے تو میرے نقطۂ نگاہ سے وہ کوئی قربانی نہیں کر رہا الا ماشاء اللہ۔ اور الا ماشاء اللہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ بعض ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ جن کے ذاتی حالات ایسے ہوں کہ وہ باہر جانا پسند نہ کرتے ہوں ایسے لوگوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے کہ وہ بہت ہی کم ہوتے ہیں عموماً یورپین ممالک میں جانے والوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی کر رہے ہیں۔ یوں تو انسان جب اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے طبعی طور پر تھوڑی دیر کے لئے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ کانووکیشن دربار میں جب بادشاہ اپنے سر پر تاج رکھوانے کے لئے جاتے ہیں تو بعض کی آنکھوں میں اس وقت بھی آنسو آ جاتے ہیں مگر وہ آنسو عارضی ہوتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد ہی وہ ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں پس سوال ان آنسوؤں کا نہیں ہوتا جو روانگی کے وقت کسی کی آنکھ سے ٹپکیں، بلکہ

سوال یہ ہوتا ہے

کہ اس کے بعد اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لڑکیوں کی جب شادی ہوتی ہے تو عموماً گھر سے روتی ہوئی جاتی ہیں۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ قربانی کر رہی ہیں۔ حسرت اس لئے کہ اس وقت ان کے غم کے جذبات ہیں جس وقت لڑکیوں کے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں ان آنسوؤں کے پیچھے ایک تسلی بھی موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مبلغ گھر سے روانہ ہو گا قدرتی طور پر اسے اپنے والدین اور رشتہ داروں کی جدائی کا غم ہو گا۔ مگر یہ صدمہ اور غم بھی زیادہ تر اسی جگہ جانے میں ہوتا ہے جہاں جان کے متعلق کسی قسم کے خطرات ہوں۔ لیکن جہاں جان کے متعلق کوئی خطرہ نہ ہو وہاں یہ صدمہ اور غم بھی بہت ہلکا ہوتا ہے اور محض اس کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ شخص قربانی کر رہا ہے۔

غرض جہاں جہاں ہمارے مبلغ اس اصول کے ماتحت تبلیغ کریں گے انہیں گو ابتداء میں تکلیف ہو گی اور لوگوں سے اپنے عقائد منوانے مشکل ہوں گے مگر آخر وہ اپنا دبدبہ اور رعب قائم رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور جو جماعت ان کے ذریعہ قائم ہو گی وہ صحیح اسلامی جماعت ہو گی۔ اور اگر کسی ملک کا ہدایت پانا اللہ تعالیٰ کے حضور مقدر ہی نہیں تو ہم کون انہیں ہدایت دینے والے ہیں۔ پس جو مبلغ اس وقت جا رہے ہیں ان کو بھی اور جو پہلے سے وہاں موجود ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے مغربی ممالک میں جاتے ہیں تو انہیں

اسلام کی تعلیم پر وہاں عمل کرنا چاہیئے

اور اسلامی عقائد ان لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنے چاہئیں۔ اور اگر وہ اسلامی تعلیم کی تبلیغ نہیں کر سکتے تو پھر انہیں آنے یہاں سے جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے نفس کے لئے جا رہے ہیں۔ لذت اور سرور حاصل کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور یہ منافقت ہو گی اگر وہ کہیں کہ ہم اسلام کی تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔ مومن صاف دل اور صاف گو ہوتا ہے۔ اسے ہمیشہ سچی بات کہنی چاہیئے اور سچی بات ہی دوسروں سے سننی چاہیئے۔ پھر جو آئندہ ہماری طرف سے غیر ممالک میں مبلغ جائیں خصوصاً وہ جو تحریک جدید کے بورڈنگ میں تربیت حاصل کر رہے ہیں ان کو بھی یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہاں سے جب بھی وہ نکلیں اس روح کو لے کر نکلیں کہ

مغربیت کا مقابلہ کرنا

ان کا فرض ہے۔ اگر وہ یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جاتے ہیں لیکن مغربیت کے مقابلہ میں کمزوری دکھا دیتے ہیں اور بجائے مغربیت کو کچلنے کے اس کا اثر خود قبول کر لیتے ہیں تو ان کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہو گی جسے اپنے متعلق خیال ہو گیا کہ میں بہت بڑا بہادر ہوں اور بہادری سے

چاہا کہ اپنے بازو پر شیر کی تصویر گدوائے تاکہ اس کی نسبت عام طور پر سمجھا جائے کہ وہ بہادر ہے۔ جب نائی نے شیر کی تصویر گودنے کے لئے اس کے بازو پر سوئی ماری اور اسے درد ہوا تو کہنے لگا کیا گودنے لگے ہو اس نے کہا شیر کی دم گودنے لگا ہوں۔ اس نے کہا اچھا اگر شیر کی دم نہ ہو تو کیا شیر رہتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا رہتا کیوں نہیں۔ وہ کہنے لگا اچھا تو دم چھوڑ دو اور کوئی اور حصہ گود دو۔ پھر جو اس نے سوئی ماری تو اسے پھر درد ہوا۔ کہنے لگا اب کیا گودنے لگے ہو کہنے لگا دایاں کان۔ اس نے پوچھا اگر شیر کا دایاں کان نہ ہو تو کیا شیر رہتا ہے یا نہیں۔ وہ کہنے لگا رہتا کیوں نہیں۔ اس نے کہا اچھا اسے بھی چھوڑ دو اور کوئی اور حصہ گود دو۔ پھر اس نے بایاں کان گودنا چاہا تو پھر اس نے روک دیا۔ سر گودنا چاہا تو اسے روک دیا۔ یہاں تک کہ نائی نے سوئی رکھ دی اور کہنے لگا ایک حصہ نہ ہو تو شیر رہ سکتا ہے لیکن جب کوئی حصہ بھی نہ بنے تو شیر کی تصویر کس طرح بن سکتی ہے۔ تو بعض لڑکے جنہیں ان کے ماں باپ اس نیت اور اس ارادہ سے اس جگہ داخل کیا تھا کہ وہ اپنے اندر

قربانی کی روح

پیدا کریں وہ اس روح سے چل نہیں سکے اور بعض ماں باپ بھی اس روح سے کام نہیں لے سکے جس روح سے کام لینا ان کے لئے ضروری تھا۔ مگر یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ ہر نئی چیز سے دو نظارے پیدا ہوا کرتے ہیں بعض لوگ پہلے اس میں شامل ہو جاتے ہیں اور پھر نکل جاتے ہیں۔ اور بعض پہلے ہچکچاتے ہیں لیکن پھر خوشی سے شامل ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں ناقص روح رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ کامل روح والے وہ ہوتے ہیں جو شروع سے ہی خوشی سے شامل ہو جاتے ہیں اور بالکل ناقص وہ ہوتے ہیں جو کبھی حصہ نہیں لیتے۔ پس کچھ لوگ جہاں ایسے ہوتے ہیں جو شروع میں ہی ساتھ شامل ہو جاتے اور چلتے چلے جاتے ہیں۔ وہاں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پہلے شامل ہو جاتے اور پھر آہستہ آہستہ نکلنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اسی قسم کا مظاہرہ بعض والدین اور بعض طالب علموں نے کیا ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

مورخہ ۲۰ فروری کو صبح بس کے حادثہ میں حامد احمد خان صاحب ابن نواب میاں محمد احمد خان صاحب کے سر میں چوٹ آ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف ابن سید علی احمد صاحب انباوی مرحوم۔ ربوہ)

ام مظفر احمد کو پھر پتہ کی تکلیف ہو گئی

احباب کرام سے دعا کی درخواست

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

یہ خاکسار اس دفعہ لاہور اس ارادے سے آیا تھا کہ ام مظفر احمد کو جنہیں لاہور میں بیمار پڑے چھ ماہ ہو گئے ہیں اپنے ساتھ ربوہ واپس لے آؤں۔ مگر یہاں آکر اولاً ڈاکٹروں نے ان کی کمزوری کی وجہ سے کچھ مزید انتظار کرنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد ام مظفر احمد کو اچانک پتہ کے زہر کی وجہ سے شدید تکلیف ہو گئی۔ جس کے ساتھ بخار بھی ایک سو چار تک ہو گیا اور خود میرا بلڈ پریشر بھی بڑھ گیا اور مجھے چند دن بستر میں گزارنے پڑے۔ جب ہم دونوں کو ان عوارض سے افاقہ ہوا تو ہم نے توکلاً علی اللہ ۲۰ فروری کے دن واپسی کا پروگرام بنا لیا اور ام مظفر احمد کے لئے ایمبولنس کار کا انتظام بھی کر لیا گیا مگر اچانک ۱۹ فروری کو ام مظفر احمد کو پھر پتہ کی درد کے ساتھ شدید بے چینی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ دوبارہ بخار بھی ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں ہمیں مجبوراً اپنا پروگرام ملتوی کرنا پڑا اور اب یہ معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے جو قادر مطلق بھی ہے اور شافی مطلق بھی۔ اور اسی کے فضل و رحمت پر ہماری زندگیوں کے ہر حرکت و سکون کا دار و مدار ہے

ام مظفر احمد کی بیماری پر قریباً چھ سال کا طویل عرصہ گزر گیا ہے۔ اولاً ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف کی وجہ سے وہ شدید درد اور تشنج میں مبتلا ہو گئیں اور چلنے پھرنے سے قریباً محروم ہو گئیں گو سہارے کے ساتھ پھر بھی مکان کے اندر کچھ چل پھر لیتی تھیں۔ اس کے بعد ان کو پتہ کی تکلیف شروع ہو گئی (دراصل ان کے پتہ میں پتھری ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی کبھی اس میں زہر پیدا ہو جاتا ہے) اور چند دن تشویشناک حالت رہی۔ جب اس سے کچھ افاقہ ہوا تو وہ غسلخانہ سے اپنے کمرے میں آتے ہوئے اچانک گر گئیں اور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور انہیں اپریشن کے لئے مجبوراً لاہور لانا پڑا۔ جہاں اب ان کے قیام پر قریباً چھ ماہ گزر گئے ہیں اور پتہ کی تکلیف کا بار بار حملہ ان کی واپسی کے پروگرام میں روک بن رہا ہے اور وہ بہت بے چین رہتی ہیں۔

دوسری طرف یہ عاجز بھی دو گونہ رنگ میں رمضان کی برکات سے محروم ہو رہا ہے۔ روزہ رکھنے سے تو میں پہلے ہی اپنی علالت کی وجہ سے تین چار سال سے معذور ہو چکا ہوں اور فدیہ ادا کر کے خدا کے حق کی خانہ پُری کرتا ہوں مگر رمضان کی دیگر برکات سے محرومی بھی بڑی محرومی ہے۔ اور گو ہمارا رحیم و کریم آسمانی آقا انسان کی معذوریوں اور مجبوریوں کو دیکھتا ہے۔ مگر نیکی کے مواقع سے محرومی پھر بھی محرومی ہے۔ لیکن عاجز انسان خدا کی تقدیر کے سامنے بالکل بے بس ہو کر رہ جاتا ہے

اس سال مجھے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ رمضان تو دراصل ربوہ ہی کا رمضان ہے۔ جہاں روزوں سے محروم انسان کے اوقات بھی عموماً نیکیوں سے معمور رہتے ہیں۔ اور مرکز کی فضا نوافل اور تراویح اور تہجد اور درس قرآن اور تلاوتِ کلام پاک کی صداؤں سے گونجتی ہے اور روزہ مرہ کی زندگی میں ایک نمایاں فرق پیدا ہو جاتا ہے جسے نہ صرف دل کی آنکھ بلکہ ظاہر کی آنکھ بھی کھلے طور پر دیکھتی اور محسوس کرتی ہے۔ مگر بیرونجات میں رہنے والے اصحاب اس بابرکت نظارے سے عموماً محروم رہتے ہیں۔

بالآخر میں اپنے مخلص بھائیوں اور بہنوں سے جن کی دردمندانہ دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی پُرسوز دعاؤں میں ام مظفر احمد کو اور مجھے اور ہماری اولاد کو بھی اس رمضان میں یاد رکھ کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ خدا ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنے فضل اور رحمت کے سایہ میں رکھے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو اور اس عاجز کو آخر دم تک خدمت دین کے شرف سے مشرف فرماتا رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
از لاہور
۲۰ فروری سنہ ۱۹۶۱ء

پنڈت لیکھرام کو کسی مسلمان نے قتل نہیں کیا تھا

(از مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازیخان)

کئی دنوں سے بھارت کے شہر جبل پور اور دوسرے کئی ایک شہروں میں فسادات اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے اور بے چارے مسلمان حد درجہ ظلم و تشدد کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ بھارت کے چند ایک اخبار اس کی وجہ جواز یہ بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں نے بھی تو پنڈت لیکھرام سوامی شردھانند اور مہاشہ راجپال وغیرہ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ چنانچہ وہاں کے مشہور اخبار پرتاپ نے بھی یہی لکھا ہے اس الزام کے جواب میں اخبار "نوائے وقت" ملتان ایڈیشن مورخہ ۱۴/۲ نے لکھا ہے کہ مندرجہ بالا اشخاص کے قاتلوں کا یہ انفرادی فعل تھا ہم اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے کہ کن حالات میں یہ قتل ہوئے۔ البتہ پوری قوت اور ذمہ داری کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ جہاں تک پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کا تعلق ہے۔ وہ کسی مسلمان کے ہاتھوں ہرگز قتل نہیں ہوئے تھے

یہاں یہ بتلا دینا ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام صاحب آج سے ستر پچھتر سال پہلے آریہ سماج پنجاب کے چوٹی کے لیکچرار اور کرتا دھرتا تھے اور بہت مشہور دریدہ دہن اور شوخ مزاج تھے۔ اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن کریم کی شان میں توہین اور تمسخر کرنا ان کی عادت ثانی بن چکی تھی اور اپنی تقریروں اور کتابوں اور رسالوں میں آئے دن وہ اس قسم کی دل آزار باتیں کہہ اور لکھ کر مسلمانوں کے قلوب کو مجروح کرتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کا علم ہوا تو پنڈت لیکھرام کو ان حرکات سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی۔ بجائے اصلاح کرنے کے وہ اور زیادہ شوخی کی طرف مائل ہو گئے۔ جس پر حضرت اقدس نے انہیں مباہلہ کی دعوت دی جو پنڈت لیکھرام صاحب نے قبول کر لی۔ اسکے نتیجے میں پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود کی نہایت شاندار پیشگوئی کے ماتحت ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو بمقام لاہور اپنے مکان کے اوپر کی منزل میں اپنی بیوی اور والدہ کی موجودگی میں نہایت پُراسرار طریق پر قتل کئے گئے جبکہ مکان کو پہنچے آریہ نوجوانوں کا زبردست پہرہ بھی موجود تھا۔ مگر آج تک اس کے قاتل کا کہیں بھی پتہ نہ لگ سکا۔ حالانکہ حکومت انگریزی اور ہندو قوم کی قوت۔ رسوخ اور دولت کے لحاظ سے کمال اوج کو پہنچے ہوئے تھی اور ہر ممکن قتل کا کھوج ملک کے طول و عرض میں لگایا گیا لیکن بھلا کھوج کس طرح لگتا جبکہ یہ واقعہ معجزانہ رنگ میں وقوع میں آگیا تھا جس میں شداد غلاظ قسم کے فرشتہ کا ہاتھ تھا۔ نہ کہ کسی انسان کا! اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک انہونی نہیں۔ جو قومیں الہامی کتب پر ایمان رکھتی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس قسم کی قدرتوں سے انکار نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے بڑھ کر محبوب خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ پنڈت لیکھرام صاحب کی زبان جو اللہ تعالیٰ اور حضرت بانی اسلام کی شان میں قینچی کی طرح چلتی تھی۔ وہی بقول حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اس کے ہلاک کرنے کے لئے خنجر بن گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نظم بھی اس وقت لکھی تھی۔ جس میں پنڈت لیکھرام کی موت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ نمونتہً ان میں سے دو شعر یہ ہیں

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

چونکہ بھارت کے بعض اخبارات کے مضامین سے یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے کہ گویا سوامی شردھانند اور مہاشہ راجپال کی طرح پنڈت لیکھرام کو بھی کسی مسلمان نے قتل کیا تھا لہٰذا یہ نوٹ اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ پنڈت لیکھرام ہرگز کسی مسلمان کے ہاتھوں قتل نہیں ہوئے بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کے مطابق جو قبل از وقت نہایت کھلے طور پر شائع کر دی گئی تھی۔ معجزانہ رنگ میں قتل ہوئے تھے۔ اس پیشگوئی کی پوری تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب اور بالخصوص کتاب حقیقۃ الوحی میں پوری شرح اور بسط سے درج ہے۔

ولادت عاجزہ کے بڑے لڑکے عزیزم اخوند فیاض احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ اور ۲۰ فروری سنہ ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ نومولود اخوند محمد اکبر خان صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم شیخ محمد سعید صاحب حال لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و تندرستی عطا کرے نیز نومولود کو اپنے خاندان کے لئے ترقی و برکت کا موجب اور خادم دین اقبالمند اور لمبی عمر پانیوالا بنائے آمین۔

عاجزہ اہلیہ اخوند محمد اکبر خان [illegible] ملتان شہر

وعدہ جات چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اضافہ کے ساتھ وعدہ جات ارسال فرمائے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور دین کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی ۶۰۶ — ۰
چوہدری احمد مختار صاحب " ۸۰۰ — ۰
مسعود احمد صاحب خورشید کراچی (اداشدہ) ۷۰۰/-
شیخ محمود احمد صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۲۵۰/-
شیخ عبداللطیف خان صاحب حلقہ شرقی کراچی ۱۰۵/-
چوہدری ناصر احمد صاحب " ۴۲/-
عبدالقیوم شاد " ۵۰/-
رشید احمد خانصاحب سعید منزل کراچی ۱۰۰/-
چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی " ۴۲/۵۰
عبدالخالق صاحب کورنگی کراچی ۴۱/-
سید محمد نواز صاحب " ۳۱/-
محمد جمیل صاحب چغتائی صدر کراچی ۴۱/-
محمد عمر صاحب ۳۰/-
مولوی عبدالمالک خانصاحب " ۳۶/۵۰
محمد رفیق صاحب چغتائی " ۴۰/-
چوہدری اعجاز احمد صاحب ماری پور " ۶۰/-
شریف احمد صاحب انجینئر ناظم آباد کراچی ۵۰/-
شیخ محمد اشرف صاحب " ۱۶۰/-
صدرالدین صاحب کھوکھر " ۱۳۶/-
ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب " ۱۱۰/-
ظہر اختر نجمی " ۵۰/-
ملک مبارک احمد صاحب نور " ۱۲۰/-
شیخ عبدالقادر صاحب ۳۰/-
ڈاکٹر میرزا الحق صاحب حلقہ بہار کیٹ کراچی ۱۱۸/-
مقبول احمد صاحب کراچی ۱۰۶/-
پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب " ۴۰/-
عبدالحمید صاحب " ۳۵/-
شریف احمد صاحب ڈرگ روڈ " ۳۲/-
مرزا محمد حسین صاحب " ۳۰/-
ملک مشتاق احمد صاحب " ۳۰/-
چوہدری محمد اسرائیل صاحب " ۶۰/-
چوہدری کرامت اللہ صاحب " ۳۰/-
شیخ عبدالحفیظ صاحب " ۱۰۰/-
چوہدری محمود احمد مختار صاحب " ۳۵/-
عبدالمجید صاحب مارٹن روڈ کراچی ۳۶/-
مرزا نذیر احمد صاحب " ۶۰/-
رحمت اللہ بیگ صاحب ۳۴/-
چوہدری نعمت اللہ خانصاحب " ۳۱/-
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا " ۳۷/۲۵
مولوی عبدالمجید صاحب " ۸۰/-
میر احمد صاحب ناظم آباد " ۹۶/-
حاجی عبدالکریم " ۵۲/-
کرنل محمود احمد صاحب " ۴۲/-
شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ ۱۰۰/-
میاں اکبر علی صاحب ۱۶ بابھہ روڈ لاہور ۶۰/-
اہل و عیال کی طرف سے " " ۴۲/-
ملک عبدالعزیز صاحب بھٹی ٹرنزاوڈ لاہور ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ اخوند محمد اکبر صاحب مرحوم معہ بچگان۔ ملتان ۳۶/-
چوہدری محبوب احمد صاحب سرگودھا ۵۱/-

گمشدہ گونگے بچے کی تلاش

میرا لڑکا بشارت احمد عمر نو دس سال (گونگا بہرہ) بدن پر دھاریدار قمیص کمر میں کچھا نیلی دھاری والا۔ سر پاؤں سے ننگا ہے۔ جو مورخہ ۱۱ بوقت ۵ بجے شام ربوہ ضلع جھنگ سے گم ہوگیا ہے۔ تلاش جاری ہے لاکر رکھا نہیں رکھی لیکن وہ ابھی تک نہیں مل سکا۔ اگر کسی صاحب کے پاس یہ لڑکا ہو یا وہ اسے کہیں دیکھیں تو ذیل کے پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقعہ دیں اور ہماری دعائیں لیں۔

نوٹ: لڑکا باوجود گونگا بہرہ ہونے کے اللہ۔ ربوہ۔ برقعہ۔ بوتل۔ رلب کے الفاظ اگر لکھے ہوئے ہوں تو پڑھ سکتا ہے۔

خاکسار۔ محمد عبداللہ سوڈا واٹر فیکٹری غلہ منڈی ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر بشیر احمد سیالکوٹی ٹکر امنڈی ڈسٹرکٹ منٹگمری)

(۲) عزیزم محمود احمد صاحب جنجوعہ ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ تین ماہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد احمد قمر۔ سیالکوٹ)

(۳) خاکسار کی دختر ہاجرہ بیگم کا امتحان جے وی بالکل قریب آگیا ہے۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(حنیف اللہ خان احمدی مدرس چاہ بوہڑ والہ سکول۔ ملتان چھاؤنی)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والوں کی فہرست نمبر ۶

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اگر مومن کو خوشی پہنچے تو بطور شکرانہ اور غم پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ بطور صدقہ ادا کرنا ان کے یقیناً اطمنان قلب کا موجب ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اور ان کی مشکلات کو آسان کر کے بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۵۱۔ مکرم رشید احمد صاحب سادات سٹریٹ لاہور۔ ۱۰ — ۰۰
۵۲۔ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالمالک صاحب لاہور ۱۵ — ۰۰
۵۳۔ مکرم بابو محمد شفیع صاحب چیفس کالج لاہور ۳۶ — ۰۰
۵۴۔ " مرزا عبدالحفیظ صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۲۰ — ۰۰
۵۵ " محمد اجمل خان صاحب لاہور ۵ — ۰۰
۵۶ " جمعدار نعمت اللہ صاحب مانسہرہ ۱۰ — ۰۰
۵۷ " عبدالرحیم صاحب جہلم شہر ۳ — ۲۵
۵۸ " چوہدری محمد یوسف صاحب کوہ نور ملز لائل پور شہر ۵ — ۰۰
۵۹ " مرزا محمد عثمان صاحب قصور ضلع لاہور ۵۷ — ۰۰
۶۰ " حکیم محمد خورشید صاحب گجرات شہر ۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار مرحوم ساکن چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری کے نام پر ایک معقول رقم بہ سلسلہ اراضی اسلام پورا سٹیٹ (سندھ) واپس دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے مرحوم کی ہر دو بیوگان (محترمہ مہر بی بی صاحبہ و محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ) اور چوہدری اللہ دتہ صاحب نمبردار چوہدری شاہ محمد صاحب چوہدری غلام محمد صاحب پسران سربلند صاحب اور چوہدری غلام نبی صاحب چوہدری غلام حیدر صاحب پسران چوہدری فضل دین صاحب اور چوہدری رسول بخش صاحب چوہدری شیر محمد صاحب چوہدری محمد خان صاحب چوہدری محمد اسحاق صاحب پسران چوہدری حاکم دین صاحب اور چوہدری رحمت خان صاحب چوہدری عبداللہ خانصاحب چوہدری احمد خانصاحب چوہدری بشیر محمد صاحب پسران چوہدری قاسم دین صاحب پندرہ افراد نے درخواست دی ہے۔ کہ چوہدری صاحب مرحوم کے نام پر ملنے والی رقم کے ہم حقدار ہیں کیونکہ مرحوم کے ہم ہی وارث ہیں اور یہ رقم چوہدری فتح محمد صاحب ولد چوہدری رسول بخش صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری کو دے دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس درخواست پر مکرم سیکرٹری صاحب مال صوفی غلام رسول صاحب و مکرم چوہدری رسول بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱ کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے بعد میں کوئی اعتراض نہیں سنا جائے گا

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۶ فروری کو بعد دوپہر اور بعد نماز مغرب مکرم شیخ شمس الحق صاحب ابن شیخ فضل قادر صاحب مکرم عبدالمنان صاحب ارشاد ابن شیخ محمد عبداللہ صاحب کی ولیمہ کی دعوتوں کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد افراد و بزرگان سلسلہ۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کثرت کے ساتھ شریک ہوئے علاقہ کے بعض غیر احمدی معززین بھی دعوت میں شامل ہوئے۔

شمس الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ عنہ سابق مختار عام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پوتے ہیں اور عبدالمنان صاحب شیخ صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ شمس الحق صاحب کا نکاح محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت ملک غلام جیلانی صاحب آف ہڈیارہ ضلع لاہور سے طے پایا ہے اور رخصتانہ ۱۲ فروری کو عمل میں آیا اور عبدالمنان صاحب کا نکاح ارشاد بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ قرار پایا ہے اور رخصتانہ ۱۳ فروری کو ہوا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

بھارتی حکومت چین اور پاکستان کی مجوزہ بات چیت کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں پیش کرے گی؟

میں چین سے تنازعہ کے سلسلہ میں پیکنگ جانے کا ارادہ نہیں رکھتا (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۲۱ فروری بھارتی وزیر اعظم نہرو نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ پاکستان نے کشمیر کی سرحدیں متعین کرنے کے بارے میں چین سے گفت و شنید کی جو کوشش شروع کی ہے بھارت ان کے سلسلے میں حفاظتی کونسل کی طرف رجوع کرنے کی تجویز پر غور کرے گا۔ تاہم یہ بات ابھی چنداں مناسب معلوم نہیں ہوتی کہ پاکستان جو قابل اعتراض کارروائی کرے اس کے خلاف ہم حفاظتی کونسل کو فوراً ہی متوجہ کریں۔

پنڈت نہرو نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو مقبوضہ کشمیر کی سرحدوں کے بارے میں چین سے گفت و شنید کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ آپ نے کہا بھارت پہلے ہی چین سے احتجاج کر چکا ہے۔

راجیہ سبھا میں چین اور بھارت کے تنازعہ کے متعلق مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا "میں پیکنگ جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا"۔ آپ نے کہا میں سرحدی تنازعہ کا پر امن حل معلوم کرنے کے لئے ایک خاص حد تک جانے کو تیار ہوں لیکن جب تک بات چیت کا کوئی نتیجہ برآمد ہونے کی صورت نظر نہیں آتی میرا پیکنگ جانا بیکار ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ چین اور بھارت میں جنگ کو کوئی بھی پسند نہیں کرے گا۔ لیکن اگر ایسی جنگ ہم پر مسلط کر دی جائے تو ہمیں اس آزمائش پر پورا اترنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ ہمارا موقف بالکل واضح ہے۔ چین ہمارے علاقہ میں داخل ہوا ہے اور محض خالی اعلانات یا خیر سگالی کے مظاہروں سے چین اور بھارت کا تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا جب تک چین ہمارا علاقہ خالی نہیں کرتا یہ تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا۔

جرمن فرم ٹریکٹروں اور ٹرکوں کا کارخانہ قائم کریگی

لاہور ۲۱ فروری۔ کل صبح یہاں مغربی جرمنی کی ایک فرم کے ہمبولٹ ڈیوٹز کے نمائندوں ڈاکٹر واگز اور مسٹر ٹر نے صوبائی محکمہ صنعت کے افسروں سے مغربی پاکستان میں ٹریکٹروں اور ٹرکوں کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے تعاون کے امکانات پر بات چیت کی ڈائریکٹر محکمہ صنعت مسٹر اے ایم کے مزاری نے انھیں یقین دلایا کہ مجوزہ کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں محکمہ صنعت انہیں ہر ممکن سہولتیں فراہم کرے گا جرمن فرم کے نمائندوں نے کہا کہ فرم یہ کارخانہ پاکستانی صنعت کاروں کے ساتھ مل کر قائم کرے گا اور فرم اس کے لئے مشینری فراہم کرے گی۔

مغربی پاکستان میں ٹریکٹروں کی سالانہ ضرورت اڑھائی سے تین ہزار تک اور ٹرکوں کی ضرورت ہزار تک ہے ڈاکٹر واگز اور مسٹر ٹر گزشتہ دو ہفتوں میں وزارت مالیات صنعت اور تجارت کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ کئی مرتبہ بات چیت کر چکے ہیں اور اب وہ مرکزی حکومت سے مزید تبادلہ خیال کرنے کی غرض سے کل راولپنڈی جا رہے ہیں۔ انھوں نے لاہور میں دو روزہ قیام کے دوران متعدد صنعتی اداروں کا بھی معائنہ کیا۔

واضح رہے کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جب مغربی جرمنی گئے تھے تو انھوں نے متذکرہ کارخانے کا معائنہ کیا تھا اور انھیں اس فیکٹری کی جانب سے ایک ٹریکٹر بھی پیش کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر واگز نے کہا پاکستانی فرموں کے تیار کردہ آلات و پرزہ جات اس پلانٹ میں استعمال کئے جا سکیں گے۔ ڈاکٹر واگز مشرقی پاکستان کا بھی دورہ کریں گے اس کے بعد مغربی جرمنی میں اپنی فرم کو تقریباً ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کر دیں گے۔

مسٹر کینیڈی تونس کا دورہ کریں گے

تونس ۲۱ فروری تونس کے اخبار "افریقی ایکشن" نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کے صدر جان کینیڈی اس سال کے آخر میں یا آئندہ سال کے آغاز میں تونس کا دورہ کریں گے اخبار نے لکھا ہے کہ صدر کینیڈی نے اقوام متحدہ میں تونس کے نمائندہ مسٹر مونگی سلیم کو مطلع کیا تھا کہ وہ مسٹر بورقیبہ کی طرف سے تیونس کے دورے کی دعوت قبول کر لیں گے۔ مسٹر کینیڈی کی اہلیہ مسز کینیڈی بھی اس دورے میں ان کے ہمراہ تونس جائیں گی ابھی تک اس دورہ کی کوئی تاریخ طے نہیں ہوئی لیکن امید ہے کہ مسٹر بورقیبہ کے دورہ امریکہ کے بعد مسٹر کینیڈی تونس جائیں گے۔

جاپان چین کو فولاد مہیا کرے گا

ٹوکیو ۲۱ فروری جاپان کے فولاد کے سب سے بڑے مشترکہ ادارے "یاواتا کمپنی" کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر یوشی ہیروانیا یاما نے آج پہلی بار بیباک طور پر کہا "میری کمپنی کمیونسٹ چین کو فولاد مہیا کرنے کیلئے تیار ہے" آپ نے مزید کہا جونہی چین اور جاپان کی تجارت دوبارہ شروع ہو گی اسوقت کمیونسٹ چین کو سالانہ ایک لاکھ ٹن جاپانی فولاد بھیجنا شروع کر دیا جائے گا دریں اثنا جاپانی اقتصادی ماہرین نے بتایا ہے کہ "یاواتا کمپنی" نے چین کو یہ پیشکش اس وقت کی ہے جب کہ جاپانی فولاد کی برآمدات میں نمایاں کمی کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔

مغربی پاکستان میں سیم و تھور کے سدباب کا مجوزہ بورڈ

صوبائی حکومت ابتدائی اخراجات کیلئے نو لاکھ روپے دے گی

لاہور ۲۱ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان سیم و تھور کے مجوزہ کنٹرول بورڈ کے آئندہ مالی سال کے دوران ابتدائی اخراجات کی تکمیل کے لئے نو لاکھ روپے مخصوص کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس میں سے تقریباً چار لاکھ روپے انسدادی تدابیر کی تشہیر اور عملہ کی تربیت پر خرچ ہوں گے۔

آئندہ سال کے صوبائی میزانیہ میں اس رقم کی گنجائش رکھنے کی تجویز کنٹرول بورڈ کے مجوزہ چیئرمین مسٹر ایس ایم اکرام نے پیش کی ہے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ اگر صوبائی حکومت نے ۶۲-۱۹۶۱ء کے میزانیہ میں بورڈ کے ابتدائی اخراجات کا بر وقت انتظام نہ کیا تو صوبہ میں سیم و تھور کے انسداد کی مہم کو نقصان پہنچے گا۔ آپ کو بعض ارباب حکومت کے اس نکتہ نگاہ سے اتفاق نہیں کہ مجوزہ کنٹرول کا سارا خرچ غیر ملکی قرضوں سے پورا ہونا چاہئیے جو سیم و تھور کی انسدادی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حاصل کئے جاتے ہیں۔

دریں اثنا صوبائی محکمہ انہار کے ایڈیشنل چیف انجینئر مسٹر سرور جان کی زیر صدارت مقرر کردہ کمیٹی نے سیم و تھور کے وسیع الاختیار کنٹرول بورڈ کی تشکیل کے لئے آرڈیننس کا مسودہ تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ خیال ہے کہ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں اسے قطعی صورت دی جائیگی۔ اور پھر ایک ڈیڑھ ماہ میں بورڈ کی تشکیل کی کارروائی ہو گی۔ صوبائی گورنر کی مشاورتی کونسل کے فیصلہ کے مطابق بورڈ آف ریونیو کے سینیئر رکن مسٹر ایس ایم اکرام چیئرمین ہونگے۔ اور محکمہ خزانہ محکمہ انہار اور محکمہ زراعت کے سیکرٹریوں کے علاوہ کمشنر ترقیات اور واپڈا کے ایک نمائندہ بورڈ کے رکن ہوں گے۔ اور محکمہ انہار کے ایک ایڈیشنل چیف انجینئر ہمہ وقتی سیکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

یہ کنٹرول بورڈ موجودہ مسائل ریکلیمیشن بورڈ کے برعکس وسیع الاختیار ہو گا اور اس بنا پر بورڈ کی منظور کردہ سکیموں کو جامہ عمل پہنانے میں ذرا بھی دیر نہ ہو گی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ نہ صرف محکمہ خزانہ کے سیکرٹری مطلوبہ رقم بلا تاخیر مہیا کریں گے بلکہ متعلقہ تمام محکمے باہمی اشتراک عمل کا بھی مظاہرہ کریں گے۔ صوبائی حکومت کی خواہش کے مطابق اس بورڈ کی تشکیل کے لئے آرڈیننس کا مسودہ دو ماہ قبل تیار ہو جانا چاہئیے تھا۔ مگر مسٹر سرور جان کی کمیٹی کے ارکان کی دوسری مصروفیتوں کی بنا پر ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا۔ تاہم امید ہے کہ آئندہ کام کی تکمیل میں تاخیر نہیں ہو گی۔

صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے سیم و تھور کے مجوزہ کنٹرول بورڈ کی تشکیل میں تاخیر ہونے کے پیش نظر تقریباً دو ماہ قبل مسٹر ایس ایم اکرام کی زیر صدارت ایک اور کمیٹی مقرر کی تھی جسے یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ایسی تدابیر تجویز کرے جن پر عمل کرنے سے سیم و تھور کی مزید تباہی کا سدباب ہو سکے۔ اس کمیٹی نے ۱۳ر جنوری ۱۹۶۱ء تک رپورٹ پیش کرنا تھی مگر نامعلوم وجوہ کی بنا پر ابھی تک یہ رپورٹ گورنر کے روبرو پیش نہیں ہو سکی۔

سائنسی کونسل کو اڑھائی لاکھ جرمن امداد

ڈھاکہ ۲۱ فروری۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے پاکستان کی سائنسی و صنعتی ریسرچ کونسل کو دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی امداد دی ہے۔ آج ڈھاکہ میں جرمن قونصل خانے کے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان نے سائنسی ریسرچ خصوصاً صنعتی ترقی کے شعبے میں جو کام کیا ہے جرمن امداد اسکے اعتراف کے سلسلے میں دی گئی ہے یہ امداد صدر پاکستان کے حالیہ دورہ مغربی جرمنی کے موقعہ پر دی گئی۔

لاہور میں جلوس نکالنے کی ممانعت

لاہور ۲۱ فروری، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ضلع لاہور میں ۲۱ر فروری سے ۱۵ر مارچ تک جلوس نکلنے پر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت پابندی عائد کر دی ہے یہ حکم کل رات جاری کیا گیا ہے۔

* پشاور ۲۱ فروری۔ کل صبح پشاور کے علاقہ گلاب خان میں ایک تین منزلہ مکان گرنے سے دو افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پشاور میں کچھ لوگ سحری کھانے کے لئے بیدار ہو چکے تھے اور کچھ ابھی سوئے ہوئے تھے کہ اچانک محلہ گلاب خان میں ایک تین منزلہ عمارت دھڑام سے زمین پر آ گری۔

یوم مصلح موعود کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خاص تقریب

ربوہ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ یوم مصلح موعود کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نماز عصر کے بعد ایک خاص تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سکول کے طلبہ اور ممبران اسٹاف کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان غیر ملکی طلباء اور دو درجن کے قریب مبلغین اسلام نے بھی شرکت کی۔

اس تقریب کی صدارت کے فرائض انجمن احمدیہ تحریک جدید کے وکیل اعلیٰ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ... سرانجام دیئے اس موقع پر سکول کو سبز جھنڈیوں سے آراستہ کرنے کے علاوہ مصلح موعود والی پیشگوئی کے الہامی الفاظ اور اس کے خاص خاص حصوں کو خوشنما طغروں کی شکل میں لکھ کر دیواروں پر آویزاں کیا گیا تھا اور سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی زیر قیادت جن ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے ان کے الگ الگ چارٹ بنا کر انہیں بھی ایک خاص ترتیب کے ساتھ آویزاں کرنے کا اہتمام تھا پھر نشستوں کے انتظام میں بھی ایک خاص ترتیب ملحوظ رکھی گئی تھی مبلغین اسلام کو جن جن ممالک میں انہوں نے فریضہ تبلیغ ادا کیا ہے ان ملکوں کے چارٹوں کے ساتھ جگہ دی گئی تھی، اسی طرح ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء کی نشستیں بھی ایک علیحدہ بلاک کی صورت میں نمایاں نظر آ رہی تھیں، الغرض پوری تقریب کو اسی طور پر ترتیب دیا گیا تھا کہ وہ پیشگوئی مصلح موعود کے مہتم بالشان ظہور کی منہ بولتی تصویر نظر آ رہی تھی،

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم عزیز نذیر احمد ملتانی نے کی بعد ازاں عزیز محمد یٰسین نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی، بعدہٗ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ایک مختصر سی تقریر میں بتایا کہ اس تقریب کے انعقاد کا مقصد پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت اور اس کے مہتم بالشان ظہور کو بچوں کے ذہن نشین کرانا ہے بعد ازاں مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب اور مبلغ مغربی افریقہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے ان ممالک میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات بیان کئے۔ آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بچوں کی دینی تربیت کے ضمن میں بعض بیش قیمت نصائح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بچوں میں اوائل عمر سے ہی دعا کا شغف پیدا کرنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں بچوں کو بھی دعا کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے اور جب آپ کسی خاص امر کے تعلق میں بچوں کو دعا کرنے کی تاکید فرماتے تو بعد میں دریافت بھی فرماتے کہ کوئی خواب تو نہیں آئی آپ کا یہ طرز عمل بتاتا ہے کہ بچوں کی دینی تربیت کے لئے یہ امر از حد ضروری ہے کہ انہیں بچپن ہی سے دعا کی عادت پیدا کی جائے اور انہیں دعاؤں کا عادی بنایا جائے تقریر کے آخر میں آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی، اور یہ بابرکت تقریب مغرب کے قریب اختتام پذیر ہوئی بعد میں تمام مہمانوں کی خدمت میں افطاری پیش کی گئی ؛

لوممبا کے چھ اور ساتھیوں کا قتل

لیوپولڈول ۲۲ فروری۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے آج یہاں کہا کہ جنوبی کاسائی میں مسٹر لوممبا کے چھ اور سیاسی رفقاء کو قتل کر دیا گیا ہے ان میں مسٹر لومبا کی حکومت کے سابق وزیر مملکت مسٹر ... لمبالا بھی شامل ہیں ترجمان نے یہ بھی کہا کہ یہ لوگ ان چھ افراد کے علاوہ ہیں جن کے قتل کا اعلان مسٹر ہمرشولڈ نے کل حفاظتی کونسل میں کیا تھا،

ترجمان نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ جنوبی کسائی میں جہاں مسٹر لوممبا کے ایک کٹر مخالف مسٹر کلونجی کی حکومت ہے حال میں مسٹر لمبالا اور پانچ دوسرے افراد کو پھانسی دے دی گئی ہے ترجمان نے بتایا کہ مسٹر ہمرشولڈ کے نمائندے مسٹر راجیشور دیال نے کانگو کے وزیر اعظم مسٹر الیو کو لکھا ہے کہ وہ تمام نظر بندوں کی مکمل فہرست روانہ کریں مسٹر راجیشور دیال نے مشرقی صوبے میں مسٹر لوممبا کی حامی گیزنگا حکومت کو بھی لکھا ہے کہ وہ انتقامی کارروائیوں سے گریز کرے۔

طلبا کو سماجی کام کرنے کی تلقین

ڈھاکہ ۲۲ فروری۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے طلباء پر زور دیا ہے کہ وہ سماجی کام کریں کیونکہ یہ ایک اہم قومی معاملہ ہے، جنرل اعظم خان نے کل یہاں سماجی امور کے تحقیقاتی مرکز کا افتتاح کرتے ہوئے کہا حکومت سماجی برائیاں ختم کرنے کی کوششوں میں ہر ممکن مدد دے گی،

شہری متروکہ جائدادوں کی منتقلی سے متعلق تمام دستاویزیں ۳۱ مئی تک مرتب ہو جائیں گی

معائنہ ٹیمیں دستاویزات کی تیاری کے کام کا جائزہ لیں گی،

لاہور ۲۲ فروری۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر مسٹر احسن الدین نے کل بتایا کہ مغربی پاکستان میں جو شہری متروکہ جائدادیں مہاجروں کے نام منتقل ہوئی ہیں ان سے متعلق دستاویزات مرتب کرنے کا کام ۳۱ مئی تک مکمل ہو جائے گا۔

آپ نے کہا کہ میں نے اس سلسلہ میں تمام ماتحت حکام کو واضح ہدایات بھیج دی ہیں اور ایک ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کی نگرانی میں چار معائنہ ٹیمیں مقرر کی ہیں جو صوبہ کے تمام اضلاع کا دورہ کر کے دستاویزات مرتب کرنے کے کام کی رفتار کا جائزہ لیں گی اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو یہ ٹیمیں اس کام میں مقامی عملہ کی عملی امداد بھی کریں گی۔ ہر معائنہ ٹیم چار ارکان پر مشتمل ہو گی۔ جن میں محکمہ بحالیات کے شعبہ حسابات کا ایک افسر بھی شامل ہو گا۔

چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے کل صوبائی دارالحکومت میں مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں محکمہ بحالیات کے کام کی موجودہ رفتار کا ذکر کرتے ہوئے متذکرہ پروگرام کا انکشاف کیا۔ آپ نے بتایا کہ الحمد للہ سارے مغربی پاکستان میں تمام شہری متروکہ جائدادوں کو مستحق مہاجرین کے نام منتقل کرنے یا بذریعہ نیلام فروخت کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے اور اس طرح شہری مہاجرین کی مستقل آبادکاری کا نہایت اہم مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اب محکمہ بحالیات کی ساری توجہ منتقل شدہ یا نیلام شدہ شہری متروکہ جائدادوں سے متعلقہ دستاویزات مرتب کرنے کی طرف مبذول ہے بالفاظ دیگر آج کل جائدادوں کی منتقلی کے بغیر عارضی حکم نامے تیار ہو رہے ہیں۔ واجب الادا قیمتوں کی اقساط کی وصولی کا انتظام ہو رہا ہے اور تمام دفاتر میں ایسے رجسٹر بھی مرتب ہو رہے ہیں جن میں ہر شہری متروکہ جائداد کی پوری تفصیل مالیت اور نئے مالک کا نام درج ہو گا۔ آپ نے کہا کہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہمارا کام ۳۱ مئی ۱۹۶۱ء تک مکمل ہونا چاہیئے۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے بتایا کہ اگر اس پروگرام پر کامیابی سے عمل ہوا تو ۳۱ مئی کے بعد مغربی پاکستان کے تمام اضلاع میں شہری مہاجرین کے متعلق آبادکاری کے کام کی نگرانی کا فرض ڈپٹی کمشنروں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

سردار داؤد خاں اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جائیں گے

پشاور ۲۲ فروری۔ ڈیلی ٹائمز کے اس پار سے آنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے وزیر اعظم سردار داؤد خان کی ریڑھ کی کچھ ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں جن کے علاج کے لئے وہ اٹلی گئے ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سردار داؤد خان کے علاج کے لئے ان کا آپریشن دو تین مرتبہ کیا گیا ہے لیکن انہیں افاقہ نہیں ہوا۔ ان اطلاعات کے مطابق اس امر کا امکان ہے کہ آئندہ چند ہفتوں کے اندر ان کی جگہ نائب وزیر اعظم اول سردار علی محمد خان یا وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خان وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ سردار علی محمد اس وقت قائمقام وزیر اعظم کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

سردار علی محمد اور سردار داؤد خان کے چھوٹے بھائی وزیر خارجہ سردار نعیم دونوں وزارت عظمیٰ کے دعویدار ہیں۔ کابل ریڈیو نے بھی اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ سردار محمد داؤد خان علاج کے لئے اٹلی گئے ہوئے ہیں۔ لیکن ریڈیو نے ان کی بیماری کی تفصیل نہیں بتائی۔

ورسک کے منصوبے میں توسیع کی تجویز!

راولپنڈی ۲۲ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت ورسک کے کثیر المقاصد منصوبے میں توسیع کی تجویز پر غور کر رہی ہے، اس تجویز پر عمل کرنے کے بعد ورسک کے بجلی گھر سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار کی بجائے دو لاکھ چالیس ہزار کلوواٹ بجلی تیار ہونے لگے گی خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت نے اس سوال کا جائزہ لینے کے لئے ایک ٹیکنیکل کمیٹی پہلے ہی مقرر کر دی ہے۔

اس وقت ورسک کے بجلی گھر میں چار جنریٹر موجود ہیں توسیع کے بعد ان کی تعداد چھ ہو جائے گی مجوزہ توسیع کے لئے بنیادی کام پہلے ہی مکمل کیا جا چکا ہے اور دو سرنگیں کھودی جا چکی ہیں ٹیکنیکل کمیٹی دوسری باتوں کے علاوہ اس سوال کا بھی جائزہ لے گی کہ نئے جنریٹر چلانے کے لئے دریائے کابل سے مزید پانی بھی مل سکے گا یا نہیں،۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴